سہ ماہی تربیتی کورس
برائے مفتیان کرام

شریعہ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

اسلام کے قانونی نظام میں ادارہ افتا کا غیر معمولی کردار ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کسی بھی اسلامی معاشرے میں مفتی کا کردار معتد بہ امور میں ریاستی اداروں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ عام فرد خانگی نجی امور، عائلی تنازعات اور لین دین کے عمومی مسائل سے لے کر پیچیدہ مالیاتی اور سماجی مسائل میں مفتی کی رائے کو وہ اہمیت دیتا ہے جس کا ریاستی حکام تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آغاز اسلام سے اب تک ادارہ افتا نہایت مؤثر اور فعال کردار ادا کر رہا ہے۔

افتا سے وابستہ علمائے کرام قرآن و سنت اور فقہ پر گہری نظر رکھتے ہیں اور ان کی زندگی کا بڑا حصہ فقہ اور متعلقہ علوم کی تدریس، تحقیق و تصنیف اور افتا میں گزرتا ہے اور وہ بڑی محنت سے دینی مشاورت بہم پہنچانے کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں، تاہم زندگی کا ہر شعبہ بہت تیزی سے تبدیلی کی طرف رواں دواں ہے اور آج کے تیز رفتار زمانے نے نہ صرف معاشی، معاشرتی، سیاسی اور قانونی نظام کو بدل کر رکھ دیا ہے بلکہ پوری اجتماعیت کو بدل دیا ہے۔

بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ اسلامی قانون کی تطبیق بہت نازک مسئلہ ہے اور ذمہ داری کا کام ہے۔ موجودہ دور میں معاشرتی امور میں متنوع نئی شکلیں پیدا ہوئی ہیں، سماجی قدریں بدل گئیں ہیں، جدید سیاسی نظام کی وجہ سے پیچیدہ مسائل جنم لے رہے ہیں، نئے

نئے قانونی تصورات سامنے آرہے ہیں، صنعتی اور سائنسی ترقی سے سماجی علوم کا دائرہ اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ کسی ایک شخص کے لیے ان تمام علوم میں مہارت ممکن نہیں رہی، بالخصوص دینی و دنیوی تعلیم کی دوئی نے علماء دین اور عصری علوم کے ماہرین کے درمیان خلیج کو وسیع کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ان حالات میں جو لوگ شریعت کو معیار ہدایت سمجھتے ہوئے تجارت، سیاست، معاشرت اور زندگی کے دوسرے شعبوں کو شریعت کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں ان کے سامنے ایسے سینکڑوں مسائل ہیں جن کے بارے میں وہ علما اور ارباب فتوی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور رہنمائی کے طالب ہیں۔ مثلا جدید طبی مسائل جیسے جینیاتی انجنیرنگ، اعضاء کی پیوند کاری، کلوننگ، جنس جنین کا انتخاب، تبدیلی جنس ، کاسمیٹک سرجری، ضبط ولادت، اسقاط حمل اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی وغیرہ۔ اسی طرح جدید تجارتی اور مالیاتی مسائل مثلا اسلامی بینکاری، اسلامی تکافل، کاروبار حصص اور درآمدات برآمدات کے پیچیدہ مسائل مزید یہ کہ نکاح، طلاق، وراثت، نفقہ ، نسب سے متعلق نئی نئی صورتیں اور عائلی قوانین میں جدید رجحانات۔ اس قسم کے جدید مسائل کا دائرہ طہارت وعبادات سے لے کر بین الاقوامی مسائل تک پھیلا ہوا ہے۔

اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ افتا کے لیے قرآن وسنت میں گہری بصیرت کے ساتھ ساتھ زندگی کے متنوع مسائل کا عملی تجربہ ، لوگوں کی عادات ورواج، تعامل اور

عرف کا فہم و ادراک بھی ضروری ہے جیسا کہ فقہا کہتے ہیں: من جہل باھل زمانہ فھو جاہل۔ اس اصول کی روشنی میں کسی فقیہ یا مفتی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ زمانے اور حالات سے خاطر خواہ واقفیت کے بغیر صرف سابقہ کتب فقہ یا فتاوی کو سامنے رکھ کر فتوی دیتے چلا جائے اور اس بات کو نظر انداز کر دے کہ کون سے احکام منصوص اور قطعی ہیں اور کون سے اجتہادی احکام ہیں جو کسی زمانے کی مصلحت اور عرف پر مبنی تھے۔

فقہا کرام کی شریعت کے عمومی مصالح اور تشریع کے اغراض و مقاصد پر نگاہ ہوتی تھی، مزید یہ کہ مقاصد شریعت اور قوانین پر گرفت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ زمانہ شناس بھی تھے، یہی وجہ ہے کہ ان اصحاب فتوی بزرگوں کا فتوی مسلم معاشرے میں قبول عام اختیار کرتا رہا اور اسلامی معاشرے میں کبھی مکمل جمود طاری نہیں ہوا۔ اس طرح ہر دور میں علما کرام مسلم معاشرے کی علمی ضروریات پورا کرتے رہے ہیں۔

نو آبادیاتی تسلط کے بعد جب سے اینگلو سیکسن قوانین کا سکہ چل رہا ہے اسلامی قانون کا دائرہ بتدریج تنگ ہوتے ہوتے عبادات اور شخصی قوانین تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ کیوں کہ استعمار کے دور میں اسلامی قوانین کو معطل کر دیا گیا اور اجتماعی زندگی سے بے دخل کر دیا گیا۔ چونکہ افتا سے وابستہ علما کرام (چند جید علما کے علاوہ) کو عصری علوم و فنون پر وہ ناقدانہ بصیرت حاصل نہیں ہے جس کی بنیاد پر وہ جان سکیں کہ اس وقت ملک

و ملت کو کن جدید معاشی، عائلی، انتظامی ،سیاسی، عدالتی، قانونی اور طبی مسائل کا سامنا ہے۔ ان حالات میں ایسے محقق علما اور زمانہ شناس اصحاب بصیرت کی ضرورت ہے جو کتاب و سنت، اجماعی احکام اور سلف صالحین کی عظیم علمی ورثے کو مد نظر رکھتے ہوئے امت مسلمہ کو درپیش اجتماعی مسائل پر عالمی فقہی اداروں کے فتاوی اوراجتہادی فیصلوں سے باخبر ہونے کے ساتھ رائج الوقت قانونی اور عدالتی نظام، بالخصوص اسلامی قوانین سے متصادم قوانین سے بھی آگاہ ہوں ،اور قدیم و جدید کی بحث میں الجھے بغیر مناسب حدود میں زمانے کے تقاضوں اور شریعت کی روح کے مطابق نئے مسائل کا حل ڈھونڈ سکیں۔

اس وقت علما کے حلقوں میں اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اس نوع کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لیئے گزشتہ تین چار دہائیوں میں فقہ اسلامی اوراسلامی قانون کے شعبہ میں جو غیر معمولی ترقی وتوسیع ہوئی ہے اس سے آگاہی کا مناسب انتظام کیاجائے۔

اس ضرورت کے پیش نظر شریعہ اکیڈمی نے تین ماہ کا ایک تربیتی کورس ترتیب دیا ہے تاکہ افتا کے اس ادارے کو مزید مؤثر اور فعال بنایا جاسکے۔ دراصل یہ کورس اسلامی

معاشرے میں ادارہ افتا کے مثالی کردار کو بہتر انداز میں بحال کرنے کی ایک کاوش ہے۔ جس کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:

اغراض ومقاصد

- اہم ملکی قوانین (فوجداری، مالیاتی، عائلی) سے متعارف کرانا
- جدید فقہی مسائل کے مطالعہ کا اہتمام کرنا
- افتاء اور اجتہاد کے معروف اداروں کی کاوشوں سے متعارف کرانا
- مختلف شعبہ جات کے ماہرین اور جید علما کے ساتھ تبادلہ خیال کے مواقع فراہم کرنا
- رائج عائلی قوانین کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کرنا اور جدید رجحانات سے آگاہ کرنا
- جدید مسائل پر شرکا کورس کے درمیان مذاکرے کا اہتمام کرنا اور اہم عصری مسائل پر تحقیقی مقالہ جات لکھوانا

نصاب تدریس

- ادب المفتی
- فقہ العبادات، فقہ الاسرہ، فقہ المعاملات، فقہ طبی، فقہ الاقلیات کے شعبوں میں پیش آمدہ نئے فقہی مسائل
- ادب الاختلاف
- قواعد کلیہ
- مقاصد شریعت
- معاصر فتاوی کا مطالعہ
- منتخب معاییر شرعیہ کا مطالعہ
- منتخب ملکی قوانین کا مطالعہ
- معاصر علماء کا علمی اور تحقیقی کام کا مطالعہ
- معاصر فتاویٰ کا مطالعہ بالخصوص عالمی فقہی اداروں کے فتاویٰ

اہلیت

شہادۃ العالمیۃ کے بعد کسی مستند دار العلوم سے دو سالہ تخصص فی الافتاء کی سند کا حامل ہو یا کسی مستند دار الافتاء کے ساتھ کام کا تین سالہ تجربہ ہو۔

برائے رابطہ:

انچارج ٹریننگ پروگرام

شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

فیصل مسجد کیمپس اسلام آباد

فون نمبر: 9260987 -051

ویب سائیٹ: www.iiu.edu.pk

ایمیل ایڈریس: ifta.course@iiu.edu.pk

www.facebook.com/ShariahAcademyIIUI